

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة البقرہ

رکوع بعہ ۵

آیات ۴۵-۴۶

سوال : آیت بعہ ۴۵ میں وَاشْتَعِنُوا... وَالْحَصْلَوْهُ سِسَنَ نَوْلَهَا جارھا ہے ؟
جواب : یہودے علماء نویسا جارھا ہے . جب انہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان
انہی دعوت دی گئی تھی . اور انہیں اپنے منصب سے ہٹانا بہت مشکل
گ رہ تھا . اس لیے انہیں حبیر اور خاز سے مدرسینے کی تلقین فی جارھی
ھے . کہ اللہ کے وعدے پر یقین رکھو .

سوال : حبیر سے یہا مراد ہے . حبیر سنتی قسم کا ہوتا ہے ؟
جواب : حبیر سنتی ہیں روکن . نفس نو ماں یوسی اور حبیر اہل سنت سے بچانے کا نام
صبیر ہے .

حبیر کی دو قسمیں ہیں .

(۱) **حسبیر بالجبر** = "یہ جبڑی حبیر ہوتا ہے . اللہ کی طرف سے آئی ہوئی
مشکلات پر حبیر ہرنا"

(۲) **حسبیر بالرضاہ** = اپنی خوشی سے حبیر ہرنا . حق فی خاطر حبیر ہرنا .
یہ پسندیدہ حبیر ہے دین فی خاطر دنیا وی نوادر
کو چھوڑ دینا جس سنتی کے لیے حبیر کہ رہے ہیں اس سے مرد مانلو

سوال = اِنَّهَا لَبَيْرَةٌ سِنَرَ رَبِيْعَ الْمَاجْرَةِ ؟

جواب = نماز ہے (بے شک نماز مسئلہ ہے بھاری مسے سوال خشوع نزدِ والوں کے لیے) .

سوال = خشوع کیا ہے ؟

جواب = خ-ش-ع عطلب دل میں اللہ کا ایسا خوف ہونا کہ اللہ مجھے دیکھ رکھے .

سوال = خشوع کی سطہ پر جبیناً لیا ہوتا ہے ؟

3اب = ۱۱) النَّاسُ اللَّهُ هُنَّ رَبُّوْرَسَ

(۲) اللَّهُ پَرْ بَهْرَوْسَهَرَسَ

(۳) دُنْيَا وِي النَّشْوَنْ میں مبتلا نہ ہو

(۴) اللَّهُ کَرْ حَلَمَ کَرْ آگَے جَهَنَّمَ جَانَ

(۵) اللَّهُ کَرْ رَاهَ میں خَرَجَ مَرَنا .

سوال = آیت نمبر ۴۶ میں بنوں کا ذکر ہے ؟

جواب = اس آیت میں وہ توں مراد ہیں جو اللہ سبحان تعالیٰ سے ملنے چاہتے ہیں .

اور موت سے نین ڈرتے ہیں "خشیجین"

رکوع بزرگ

آیات 47-49

(آیت نمبر 47)

سوال = بنی اسرائیل کو کیا فضیلت دی گئی تھی؟

جواب = (۱) اپنے دورے لوگوں میں ممتاز کیا۔

(۲) زرخیز علاقوں میں آباد کیا۔

(۳) آنبیاء و آئے

(۴) دنیا وی نعمتیں دیں۔

سوال = بنی اسرائیل کی بے علیٰ کی وجہت کیا تھیں؟

جواب = (۱) حضرت ابراهیم کی نسل سے ہونا بچاۓ گا۔

(۲) ہمارے بزرگ بھیں بچائیں گے

(۳) اعلیٰ نسل سے ہیں تو ہمارے بدے ادنیٰ و آگ میں داخل مردے گا۔

(۴) یونکہ ہم اللہ کے لادے ہیں تو اللہ کوئی نہ کوئی داستہ نکالے گا۔

(آیت نمبر 48)

سوال = بنی اسرائیل کو سی چینز سے ڈرایا جا رہے ہیں؟

جواب = روز سے جزا سے ڈرایا جا رہا ہے۔ اور ان کے عقیدہ آخرت کی درستگی مرف

(۱) جاری ہے (۲) اس دن کوئی سی کے ٹائمز آئے گا۔

(۲) سی کی شفارش تبول نہیں کی جائے گی

(۳) سی کا بدلہ نہیں لیا جائے گا

(۴) اور نہ ہی سی کی عدد کی جائے گی

سوال : بَيْسُوْمُونَلْهُ سے کیا مراد ہے ؟

جواب : س.و.ح ”وَهُنَّاَلِيفُ دِيْتَهُ تَقْرَبُ لَهُ“

اس سے مراد بوجہ ڈالنا ، تعلیف دینا ہے .

فرعون بنی اسرائیل سے جسمانی حکمراتے تھے ۔ بڑی بڑی عمارتیں بنوائے تھے ۔

سوال : مُشَوَّهُ الْحَذَابِ سے کیا مراد ہے ؟

جواب : اس سے صراحتہ تفالیف یہں جو آل فرعون بنی اسرائیل کو دیا رہتے تھے ۔

(1) جسمانی حکمراتے تھے ۔

(2) بیشیوں کو ذبح کر دیتے تھے ۔

(3) عورتوں کو چھوڑ دیتے تھے ۔

سوال : آیت ۴۹ میں لفظ اَبْنَاءُ اللَّهِ اور نِسَاءُ كُلْحَمْ یہوں آیا ہے ؟

جواب : اَبْنَاءُ كُلْحَمْ کہ مرانؐ کی شفقت کو بڑھایا جا رہا ہے ۔

نِسَاءُ كُلْحَمْ کہ مرانؐ کی غیرت کو ابھارا جا رہا ہے ۔

سوال : آل فرعون ان کے بیٹیوں کو یوں قتل کر دیتے تھے ؟

جواب : اس میں قتل کر دیتے کہ بنی اسرائیل کی آبادی میں اضافہ نہ ہو ۔ اور یہ ہم

پر غالب نہ آ جائیں ۔ اور یہ جبری صبر کی علاست ہے ۔

سوال : قِنْ تِلْكُمْ عَظِيمٌ میں یہاں سے کیا مبنی ہے ؟

جواب : ایکلو آزمائش کیا گیا ہے ۔ یعنی تم پر جو آزمائش آئیں تھیں ۔ وہ تمہارے رب

کی طرف سے آئیں تھیں ۔ ان پر بڑے حملہ انہوں کا آنارت کا حلم اور ان

کے اپنے اعمال کا نتیجہ تھا ۔

جب بندہ آنے والی کسی مشتعل کو اپنے رب کی طرف سے سمجھتا ہے تو اس پر صبر آسان ہو جاتا ہے ۔

سوال = شفاعة سے کیا مراد ہے؟ (آیت نمبر ۴۸)

جواب = شفاعة سے مراد شفارش ہے۔ شفارش ہے حکم بین۔ اصل میں شفارش ایں اعیزاز ہے۔ یہ اعیزاز اللہ تعالیٰ پہنچنے والوں اور نبیوں کو دیے گا۔

جنہیوں نے ساری زندگی اپنے رب کی اطاعت کی۔

سوال = شفارش کی شرائط کے ملے گئے؟

جواب = شفارش کے ملے قابلیت کو فرمائی جائیں۔ شفارش ہو گئی پس شرائط کے ساتھ
(۱) تو حیدرست سے بھی شفارش کی جائے گی

(۲) علوں میں برعکت نہ ہو (یعنی دین میں کوئی اضافہ نہ ہو)

(۳) کچھ قابلیت بھی رکھتا ہو

(۴) کوشش میں ہو مگر کمی رہے گئی ہو۔

سوال = نَجَّيْنِيلُّهُم سے کیا مراد ہے؟ (آیت نمبر ۴۹)

جواب = ن۔ ج۔ یہ مطلب بخات دی یہم نے تم کو (یعنی بنی اسرائیل کو)

آہستہ آہستہ بخات دینا

سوال = آل فرعون سے کیا مراد ہے؟

جواب = آل سے مراد یہم خیال لوگ ہیں۔ ایسے لوگ جن کا مقصد ایں ہو۔

سوال = فرعون کون تھا؟

جواب = یہ ایک طائفہ تھا۔ فرعون ہر دور کا مختلف ہوتا ہے۔

فرعون (ر۔ ۶۴) حبیق اطلب سورج ہے۔ فرعون وہ ذات ہے جس کا تعلق سورج سے ہو۔ صلی اللہ علیہ وسلم کو جائیا کرتے تھے۔ انہوں نے یہ نظر یہ دیا کہ سورج کسی اور روپ میں آگیا ہے۔ اور یہ سورج کا اوتار ہے۔

سوال = اِنْهَا لِكَبِيرٌ سُسَ رَّبِّيْ اَهَا جَارِيْه ؟

جواب = نماز کے لیے (بے شک نماز مستکل ہے بھاڑی یہی سوائے خشوع مرے والوں کے لیے) .

سوال = خشوع کیسے ہے ؟

جواب : خ-ش-ع عطلب دل میں اللہ ما ایسا خوف ہونا لہ اللہ مجھے دیکھ رکھے .

سوال = خشوع کی سطح پر جبینا کیا ہوتا ہے ؟

3اب = ۱، انسان اللہ ہی کے لیے صبر مرے

۲، اللہ پر بھروسہ مرے

۳، دنیاوی اندر شوں میں مبتلا نہ ہو

۴، اللہ کے حلم کے آگے جہک جائز

۵، اللہ کی راہ میں خریج مرتا .

سوال = آیت نمبر ۴۶ میں لوگوں کا ذکر ہے ؟

جواب = اس آیت میں وہ لوگ مراد ہیں جو اللہ سبحان تعالیٰ سے ملنا چاہتے ہیں .

اور موت سے نیں ڈرتے یعنی "خشیجین"

رکوع بجز 6

آیات 49-47

سوال = بنی اسرائیل کو کیا فضیلت دی گئی تھی؟ (آیت بجز 47)

جواب = (۱) اپنے دورے لوگوں میں ممتاز رہا۔

(۲) نزد خمینہ علاقے میں آباد رہا۔

(۳) آنہنیا و آئے

(۴) دنیا وی نعمتیں دیں۔

سوال = بنی اسرائیل کی بے علیٰ کی وجہت کیا تھیں؟

جواب = (۱) حضرت ابراہیم کی نسل سے ہونا بچا رہے گا۔

(۲) ہمارے بزرگ بھیں بچائیں گے

(۳) اعلیٰ نسل سے ہیں تو ہمارے بدے ادنیٰ کو آگ میں داخل مردے گا۔

(۴) یونکہ ہم اللہ کے لاڑکے ہیں تو اللہ کوئی نہ کوئی داستہ نکال رہے گا۔

سوال = بنی اسرائیل کو سی چینز سے ڈرایا جا رہے ہیں؟ (آیت بجز 48)

جواب = روز سے جزو اس سے ڈرایا جا رہا ہے۔ اور ان کے عقیدہ آخرت کی درستگی مردی

جاری ہے (۱) اُس دن کوئی سی کے حامی نہ آئے گا۔

(۲) سی کی شفارش تبول نہیں کی جائے گی

(۳) سی کا بدلہ نہیں لیا جائے گا

(۴) اور نہ ہی سی کی عدالت کی جائے گی

سوال : "بَيْسُوْلُهُ نَلَمْ" سے کیا مراد ہے ؟

جواب : سس. و. م "وہ تکلیف دینے تھے تم کو"

اس سے مراد بوجہِ دالنا، تکلیف دینا ہے۔

فرعون بنی اسرائیل سے جسمانی حکمرانی تھے۔ بڑی بڑی عمارتیں بنوائے تھے۔

سوال : "شَوْرَةُ الْحَذَاب" سے کیا مراد ہے ؟

جواب : اس سے مراد وہ تکالیف ہیں جو آلِ فرعون بنی اسرائیل کو دیا رہے تھے۔

(1) جسمانی حکمرانی تھے۔

(2) بیٹھوں کو ذبح کر دینے تھے۔

(3) عورتوں کو چھوڑ دینے تھے۔

سوال : آیت 49 میں لفظ أَبْنَاكُلَّهُم اور إِنَّا كُلُّهُمْ يَوْمَ آیا ہے ؟

جواب : أَبْنَاكُلُّهُمْ کہہ راں کی شرفقت کو بڑھایا جا رہا ہے۔

إِنَّا كُلُّهُمْ کہہ راں کی غیرت کو ابھارا جا رہا ہے۔

سوال : آلِ فرعون ان کے بیٹھوں کو یوں قتل کر دیتے تھے ؟

جواب : اس میں قتل کر دیتے کہ بنی اسرائیل کی آبادی میں افلاض نہ ہو۔ اور یہ ٹھہر

بر عالم نہ آ جائیں۔ اور یہ جبری صبر کی علاقت ہے۔

سوال : "قِنْ تَرْبِكْهُ عَظِيمٌ" میں ہمارے ہیئے کیا سبق ہے ؟

جواب : اسکو آزمائش کیا گیا ہے۔ یعنی تم پر جو آزمائش آئیں تھیں۔ وہ ہمارے رب

کی طرف سے آئیں تھیں۔ ان پر بڑے حلم انہوں کا آنارت کا حکم اور ان

کے اپنے اعمال کا سنجھہ تھا۔

جب بندہ آنے والی سی مشعل کو اپنے رب کی طرف سے سمجھتا ہے تو اس پر صبر آسان ہو جاتا ہے :

سوال = شفاعة سے کیا مراد ہے؟ (آیت نمبر 48)

جواب = شفاعة سے مراد شفارش ہے۔ شفارش ہے حکم ہیں۔ اصل میں شفارش ایں اعینہ از ہے۔ یہ اعینہ از اللہ تعالیٰ پہنچنے والے بندوں اور نبیوں کو دیے گا۔

جنہیوں نے ساری زندگی اپنے رب کی اطاعت کی۔

سوال = شفارش کن شرائط کے ملے گئی؟

جواب = شفارش کے لیے قابلیت ہونی چاہیے۔ شفارش ہو گئی چند شرائط کے ساتھ
“۱) توحید پرست سبکے شفارش کی جائیگی

(۲) علوم میں بدعنت نہ ہو (یعنی دین میں کوئی اضافہ نہ ہو)

(3) کچھ قابلیت بھی رکھتا ہو

(4) کوشش بھی ہو مگر کمی رہ گئی ہو۔

سوال = نَجِيْلُّهُم سے کیا مراد ہے؟ (آیت نمبر 49)

جواب = ن۔ ج۔ یہ مطلب بحث دی ہم نے تم تو (یعنی بنی اسرائیل کو)

آپستہ آپستہ بحث دینا

سوال = آل فرعون سے کیا مراد ہے؟

جواب = آل سے مراد یہم خیال لوگ ہیں۔ ایسے لوگ جن کا صقدار ہیں ہو۔

سوال = فرعون کون تھا؟

جواب = یہ ایسی ٹائیڈ تھا۔ فرعون ہر دور کا مختلف ہوتا ہے۔

فرعون (ر. ۶۰۴) حبھا قطلب سورج ہے۔ فرعون وہ ذات ہے

جسکا نقلق سورج سے ہو۔ صدری سورج کی پوجا لیا کرتے تھے۔ انہوں نے یہ

نظر یہ دیا کہ سورج کسی اور روپ میں آگئا ہے۔ اور یہ سورج کا اوتار ہے۔